عصرِ حاضر

از جناب ناصر صاحب مالیگانوی

نہ پوچھ! مجھ سے حقیقت تو "عصرِ حاضر" کی | یہ ایک "عہدِ زبوں" کے سوا کچھ اور نہیں
وہ علم جس سے نہ ہو "دولتِ یقیں" حاصل | متاعِ جہل و جنوں کے سوا کچھ اور نہیں
مرے عزیز! اب اس دور میں سکوں کی تلاش | بس اک سرابِ سکوں کے سوا کچھ اور نہیں
نظر فریبیٔ "تہذیبِ نو" معاذ اللہ! | فرنگیوں کے فسوں کے سوا کچھ اور نہیں
خدا گواہ! کہ ذہن و ضمیرِ انساں میں | ہوائے حرص و جنوں کے سوا کچھ اور نہیں
حقیقت آج بس اتنی ہے ناتوانوں کی | کہ ایک "صیدِ زبوں" کے سوا کچھ اور نہیں
یہ انقلابِ مسلسل کی حشر سامانی | پیامِ آتش و خوں کے سوا کچھ اور نہیں
برائے نام یہ فکر و نظر کی آزادی | فریب و خواب و فسوں کے سوا کچھ اور نہیں

کمالِ دانش و حکمت کا ہر قدم ناصر
حریفِ امن و سکوں کے سوا کچھ اور نہیں